مہدی

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے، قربِ قیامت ان کا ظہور ہوگا اور وہ پوری دنیا میں عدل وانصاف کے پھریرے لہرائیں گے۔

ائمہ محدثین کا اتفاق ہے کہ مہدی کے ظہور کے بارے میں مروی احادیث متواتر اور صحیح ہیں۔ اہل علم کی تحقیق ملاحظہ ہو:

① حافظ عقیلی رحمہ اللہ (م:۳۲۲ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْمَهْدِيِّ أَحَادِيْثُ جِيَادٌ .

''مہدی کے بارے میں عمدہ احادیث ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير : 254/3)

نیز فرماتے ہیں:

فِي الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ صَالِحَةُ الْأَسَانِيدِ .

''مہدی کے بارے احادیث کی سندیں ثابت ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير : 75/2)

② علامہ ابوالحسین محمد بن حسین الآبری رحمہ اللہ (۳۶۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ وَاسْتَفَاضَتْ بِكَثْرَةٍ رَّوَاهَا عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَهْدِيِّ.

''ظہور مہدی کے بارے میں سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سے متواتر ومشہور روایات مروی ہیں۔''

(تهذيب التهذيب لابن حجر : 144/9)

③ حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأَحَادِيْثُ فِي التَّنْصِيْصِ عَلٰى خُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ أَصَحُّ إِسْنَادًا وَفِيْهَا بَيَانُ كَوْنِهٖ مِنْ عِتْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''ظہور مہدی کے بارے میں احادیث کی سندیں صحیح ہیں۔ ان میں وضاحت ہے کہ مہدی خانوادہ نبوت سے ہوں گے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 517/47، تهذيب التّهذيب لابن حجر : 126/9)

④ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْعُلَمَاءُ أَنَّ خُرُوجَ الْمَهْدِيِّ حَقٌّ لَّا شَكَّ فِيهِ وَلَا رَيْبَ، وَأَنَّ خُرُوجَهٗ يَكُونُ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ، وَقَبْلَ نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ مہدی کا ظہور برحق ہے، جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں، نیز اجماع ہے کہ مہدی کا ظہور دجال کے خروج اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔''

(المسالك في شرح مؤطأ الإمام مالك : 321/7)

⑤ مفسر قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَلٰى أَنَّ الْمَهْدِيَّ مِنْ عِتْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا يَجُوزُ حَمْلُهٗ عَلٰى عِيسٰى .

''صحیح متواتر احادیث میں ہے کہ مہدی جناب رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، لہذا مہدی کو عیسی بن مریم علیہ السلام قرار دینا درست نہیں۔''

(تفسير القرطبي : 122/8)

⑥ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأَحَادِيثَ الَّتِي يُحْتَجُّ بِهَا عَلٰى خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ صَحِيحَةٌ .

''ظہور مہدی والی احادیث صحیح ہیں۔''(منهاج السنّة : 95/4)

نیز فرماتے ہیں:

أَحَادِيثُ الْمَهْدِيِّ مَعْرُوفَةٌ .

''مہدی کے بارے احادیث مشہور و معروف ہیں۔''

(منهاج السنّة : 95/4)

⑦ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۶۹۱۔۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ صِحَاحٌ وَحِسَانٌ وَغَرَائِبُ

وَمَوْضُوعَةٌ .

''یہ احادیث چار قسم کی ہیں؛ جن میں صحیح، حسن، غریب اور موضوع سب شامل ہیں۔'' (المنار المنيف، ص 148)

⑧ علامہ محمد برزنجی رحمہ اللہ (۱۱۰۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ أَحَادِيثَ وُجُودِ الْمَهْدِيِّ وَخُرُوجِهِ آخِرَ الزَّمَانِ، وَأَنَّهُ مِنْ عِتْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بَلَغَتْ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ، فَلَا مَعْنٰى لِإِنْكَارِهَا .

''آپ جان چکے ہیں کہ مہدی کے وجود، ان کے قیامت کے قریب خروج اور خاندان نبوت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہونے کے متعلق احادیث معنوی طور پر متواتر ہیں، جس کا انکار ممکن نہیں۔''

(الإشاعة في أشراط الساعة، ص 236)

⑨ علامہ صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ ثَبَتَ ثُبُوتًا لَّا مِرِيَّةَ فِيهِ خُرُوجُ الْمَهْدِيِّ وَتَوَاتَرَ ذٰلِكَ .

''بلاشبہ ظہور مہدی کا ثبوت یقینی ہے اور تواتر سے ثابت ہے۔''

(التنوير شرح الجامع الصّغير : 72/2، 446/6، 31/9، 494/10)

⑩ علامہ سفارینی رحمہ اللہ (۱۱۱۴۔۱۱۸۸ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ الَّتِي وَرَدَتْ بِهَا الْأَخْبَارُ وَتَوَاتَرَتْ فِي

مَضْمُونِهَا الْآثَارُ.

''مہدی کا ظہور قیامت کی نشانی ہے، اس بارے احادیث متواتر ہیں۔''

(لوامع الأنوار البهيّة : 70/2)

⑪ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأَحَادِيثَ الْوَارِدَةَ فِي الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ مُتَوَاتِرَةٌ.

''مہدی منتظر کے بارے میں وارد احادیث متواتر ہیں۔''

(عَون المَعبود شرح سنن أبي داود للعَظيم آبادي :308/11)

⑫ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں:

اَلْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِي الْمَهْدِيِّ عَلَى اخْتِلَافِ رِوَايَتِهَا كَثِيرَةٌ جِدًّا، تَبْلُغُ حَدَّ التَّوَاتُرِ الْمَعْنَوِيِّ.

''مہدی کے متعلق وارد احادیث میں اختلاف ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، جو معنوی طور پر حد تواتر کو پہنچتی ہیں۔''

(الإذاعة لما كان وما يكون بين يدي الساعة، ص 112)

⑬ علامہ کتانی رحمہ اللہ (۱۳۴۵ھ) فرماتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ الْأَحَادِيْثَ الْوَارِدَةَ فِي الْمَهْدِيِّ الْمُنْتَظَرِ مُتَوَاتِرَةٌ.

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدی منتظر کے بارے وارد احادیث متواتر ہیں۔''

(نظم المتناثر من الحديث المتواتر، ص 47)

⑭ علامہ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ (۱۳۲۵۔۱۳۹۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ وَاسْتَفَاضَتْ بِكَثْرَةِ رِوَايَتِهَا عَنِ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَجِيْءِ الْمَهْدِيِّ، وَأَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ .

''متواتر احادیث ہیں کہ مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ اہل بیت سے ہوں گے۔''

(الجواب المقنع المحرّر، ص 30)

یہ تو علمائے کرام اور ائمہ دین کے نزدیک مہدی کے متعلق وارد احادیث کا حال تھا۔ اب ان میں سے چند احادیث و آثار ملاحظہ فرمائیں:

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْلَا يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَّطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِّنِّي، أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي .

''اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہوا (اور مہدی نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو لمبا کر دے گا، حتی کہ میری نسل سے یا میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو مبعوث فرمائے گا، جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔''

(مسند الإمام أحمد :377/1، 430، سنن أبي داوٗد : 4282، سنن التّرمذي : 2230، وقال : حسنٌ صحيحٌ، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ.

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قیامت تک حق پر قائم رہے گا۔ نیز عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس طائفہ (گروہ) کے امیر (مہدی) کہیں گے: آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے، آپ فرمائیں گے: نہیں، آپ لوگ ایک دوسرے کے امیر و امام ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر اعزاز و اکرام ہے۔''

(صحيح مسلم: 156)

❁ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمُ الْمَهْدِيُّ: تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ: لَا إِنَّ بَعْضَهُمْ أَمِيرُ بَعْضٍ تَكْرِمَةُ اللّٰهِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ.

''عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے، تو مسلمانوں کے امیر مہدی کہیں گے: آیئے، ہمیں نماز پڑھایئے، تو عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے: نہیں،

امت محمدیہ کے لوگ ہی اس کے امیر ہیں، یہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اعزاز بخشا ہے۔''

(المنار المنیف لابن القیم، ص 147، وسندہٗ حسنٌ)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ .

''یہ سند جید (حسن) ہے۔''

(المنار المنیف، ص 148)

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يُحَصَّلُ النَّاسُ مِنْهَا كَمَا يُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ، فَلَا تَسُبُّوا أَهْلَ الشَّامِ، وَسُبُّوا ظَلَمَتَهُمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْأَبْدَالَ، وَسَيُرْسِلُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ سَيْبًا مِنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقُهُمْ حَتّٰى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ عِنْدَ ذٰلِكَ رَجُلًا مِنْ عِتْرَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ قَلُّوا، وَخَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا إِنْ كَثُرُوا، أَمَارَتُهُمْ أَوْ عَلَامَتُهُمْ أَمِتْ أَمِتْ عَلٰى ثَلَاثِ رَايَاتٍ يُقَاتِلُهُمْ أَهْلُ سَبْعِ رَايَاتٍ لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ رَايَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَطْمَعُ بِالْمُلْكِ، فَيَقْتَتِلُونَ وَيُهْزَمُونَ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِيُّ

فَيَرُدُّ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ إِلْفَتَهُمْ وَنِعْمَتَهُمْ، فَيَكُونُونَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ .

''عنقریب فتنہ نمودار ہوگا۔لوگ اس سے ایسے کندن بن کر نکلیں گے، جیسے سونا بھٹی میں کندن بنتا ہے۔تمام اہل شام کو برا بھلا مت کہیں، ہاں ان میں سے ظالموں کو برا بھلا کہہ سکتے ہیں، کیونکہ اہل شام میں ابدال (نیک لوگ) بھی ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے بارش نازل کرے گا اوران کو غرق کردے گا۔اگر لومڑیوں جیسے بزدل لوگ بھی ان سے لڑیں، تو وہ بھی غالب آجائیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے خاندان میں سے ایک شخص کو کم از کم بارہ ہزار اور زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار لوگوں میں بھیجے گا۔ان کا جنگی شعار أَمِتْ أَمِتْ ہوگا۔ان کے پاس تین جھنڈے ہوں گے۔ان سے لڑنے والوں کے پاس سات جھنڈے ہوں گے۔ساتوں ہی بادشاہت کی طمع رکھتے ہوں گے۔وہ لڑیں گے اور شکست کھائیں گے، پھر ہاشمی (مہدی) غالب آجائے گا اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو مانوسیت اور آسودگی عطا فرما دے گا۔وہ دجال کے نکلنے تک یونہی رہیں گے۔''

(المستدرك للحاكم : 596/4، ح : 8658، وسندهٗ صحيحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد''اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

امام غائب:

مہدی کے مقابلہ میں بعض نے ''امام غائب'' بنا رکھا ہے۔ وہ ان کا ''مہدیٔ منتظر'' ہے۔اس کا نام محمد بن حسن عسکری رکھا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمَهْدِيُّ الَّذِي يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَهُوَ أَحَدُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَالْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ وَلَيْسَ بِالْمُنْتَظَرِ الَّذِي تَزْعَمُ الرَّوَافِضُ وَتَرْتَجِي ظُهُوْرَهٗ مِنْ سِرْدَابٍ فِي سَامُرَّاءَ فَإِنَّ ذَاكَ مَا لَا حَقِيقَةَ لَهٗ وَلَا عَيْنَ وَلَا أَثَرَ .

''اس سے مراد وہ مہدی ہیں، جو آخر زمانے میں ہوں گے۔ وہ ایک خلیفہ راشد اور ہدایت یافتہ امام ہوں گے۔ ان سے مراد وہ مہدیٔ منتظر نہیں جس کے بارے میں رافضی دعویٰ کرتے ہیں اور سامراء کے ایک مورچے سے اس کے ظہور کے منتظر ہیں۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں، نہ اس کے بارے میں کوئی روایت واثر ہی موجود ہے۔''

(النّهاية في الفِتَن والمَلاحِم :49/1)

نیز فرماتے ہیں:

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَيَكُوْنُ ظُهُوْرُهٗ مِنْ بِلَادِ الْمَشْرِقِ لَا مِنْ سِرْدَابِ سَامُرَّاءَ كَمَا تَزْعَمُهٗ جَهَلَةُ الرَّافِضَةِ مِنْ أَنَّهٗ مَوْجُوْدٌ فِيْهِ الْآنَ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ خُرُوجَهٗ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، فَإِنَّ هٰذَا نَوْعٌ مِنَ الْهُذْيَانِ وَقِسْطِ كَثِيْرٍ مِنَ الْخُذْلَانِ وَهَوَسٌ

شَدِيدٌ مِنَ الشَّيْطَانِ إِذْ لَا دَلِيْلَ عَلَيْهِ وَلَا بُرْهَانَ لَا مِنْ كِتَابٍ وَلَا مِنْ سُنَّةٍ وَلَا مِنْ مَعْقُوْلٍ صَحِيْحٍ وَلَا اسْتِحْسَانٍ .

''مہدی نکلیں گے۔ان کا ظہور مشرق کے علاقے سے ہوگا، نہ کہ سامراء کے مورچے سے، جاہل رافضیوں کا خیال ہے کہ وہ مہدی اس غار میں موجود ہیں اور وہ آخری زمانے میں ان کے خروج کے منتظر ہیں۔ یہ ایک قسم کی بے وقوفی، بہت بڑی رسوائی اور شیطان کی طرف سے شدید ہوس ہے، کیونکہ اس پر کوئی دلیل و برہان نہیں، قرآن سے نہ سنت رسول سے، عقل سے اور نہ استحسان (قیاس) سے۔''

(النّهاية في الفِتَن والمَلاحِم :55/1)

مزید فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ فِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ وُجُودِ اثْنَي عَشَرَ خَلِيفَةً عَادِلًا وَلَيْسُوا هُمْ بِأَئِمَّةِ الشِّيعَةِ الِاثْنَي عَشَرَ فَإِنَّ كَثِيرًا مِنْ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُنْ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ، فَأَمَّا هٰؤُلَاءِ فَإِنَّهُمْ يَكُونُونَ مِنْ قُرَيْشٍ، يَلُون فَيَعْدِلُونَ، وَقَدْ وَقَعَتِ الْبِشَارَةُ بِهِمْ فِي الْكُتُبِ الْمُتَقَدِّمَةِ، ثُمَّ لَا يُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ مُتَتَابِعِينَ، بَلْ يَكُونُ وُجُودُهُمْ فِي الْأُمَّةِ مُتَتَابِعًا وَمُتَفَرِّقًا، وَقَدْ وُجِد مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ عَلَى الْوَلَاءِ، وَهُمْ أَبُو

بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ . ثُمَّ كَانَتْ بَعْدَهُمْ فَتْرَةٌ، ثُمَّ وُجِدَ مِنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَدْ يُوجَدُ مِنْهُمْ مَن بَقِيَ فِي وَقْتٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ، وَمِنْهُمُ الْمَهْدِيُّ الَّذِي يُطَابِقُ اسْمُهُ اسْمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْيَتُهُ كُنْيَتَهُ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا، كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا .

''اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بارہ عادل خلیفہ ضرور ہوں گے۔ان سے مراد شیعوں کے بارہ امام نہیں، کیونکہ ان میں سے اکثر کے پاس کوئی حکومت تھی ہی نہیں، جبکہ جن بارہ خلفا کا حدیث میں ذکر ہے، وہ قریش سے ہوں گے، جو حاکم بن کر عدل کریں گے۔ ان کے بارے میں پہلی کتابوں میں بھی بشارت موجود ہے۔ پھر ان کا پے در پے آنا ضروری نہیں، بلکہ امت میں ان کا وجود پے در پے بھی ہوگا اور وقفے وقفے سے بھی۔ ان میں سے چار پے در پے آئے۔ وہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان کے بعد وقفہ ہوا اور پھر جتنے اللہ نے چاہے آئے، ان میں سے جتنے باقی ہیں، وہ اللہ کے علم میں وقت مقررہ پر ضرور آئیں گے۔ انہی میں سے مہدی ہوں گے، جن کا نام رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور کنیت آپ کی کنیت پر ہوگی۔ وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 4/568-569، تحت سورة النور : 55)

نیز فرماتے ہیں:

''بلاشبہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک ان بارہ خلیفوں کی حکومت قائم نہ ہو جائے۔ظاہر ہے کہ انہی میں سے مہدی ہوں گے، جن کے بارے میں احادیث ہیں کہ ان کا نام نبی اکرم ﷺ کے اسم گرامی کے مطابق (محمد) اوران کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام کے مطابق (عبداللہ) ہوگا۔وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔مہدی سے مراد وہ امام منتظر نہیں، جس کے بارے میں رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اب موجود ہے اور سامراء کے مورچے سے اس کا ظہور ہوگا۔اس بات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں نہ اس کا قطعاً کوئی وجود ہے، بلکہ یہ گندی ذہنیت کی ہوس اور کمزور خیالات کا وہم ہے۔ان بارہ خلفا سے مراد وہ بارہ امام نہیں، جن کا اثناعشری رافضی اپنی جہالت اور کم علمی کی بنا پر اعتقاد رکھتے ہیں۔تورات میں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بشارت کے ساتھ یہ بات بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے بارہ عظیم لوگ پیدا کرے گا۔یہ وہی بارہ خلفا ہیں، جن کا ذکر سیدنا ابن مسعود اور سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔یہودیت سے توبہ کر کے اسلام لانے والے بعض جاہل لوگوں سے جب کوئی شیعہ ملتا ہے، تو وہ ان کو دھوکا دیتا ہے کہ ان سے مراد بارہ امام ہیں۔ان میں سے اکثر جہالت اور بے وقوفی کی بنا پر شیعہ ہو جاتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہوتی ہے

کہ وہ خود بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت احادیث کے بارے میں کم علم ہوتے ہیں اور ان کو ایسی تلقین کرنے والے بھی۔''

(تفسیر ابن کثیر : 504/3، تحت سورة المائدة : 12)

مزید لکھتے ہیں:

''جن بارہ اماموں کے بارے میں روایات منقول ہیں، وہ سارے قریشی ہوں گے، ان سے مراد وہ بارہ نہیں، جن کی امامت کا دعویٰ رافضی کرتے ہیں، ان کے خیال کے مطابق صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی امامت کی ہے، نیز ان کے گمان کے مطابق آخری مہدی منتظر ہوگا، جو سامراء کے پہاڑوں میں روپوش ہے، جس کا کوئی وجود اور نام ونشان نہیں ہے، بلکہ حدیث میں جن بارہ ائمہ کی خبر دی گئی ہے، ان سے مراد خلفائے اربعہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم نیز عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں، ائمہ اہل سنت کا بارہ اماموں کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔''

(البداية والنّهاية : 278/6)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَمَّا الرَّافِضَةُ الْإِمَامِيَّةُ : فَلَهُمْ قَوْلٌ رَابِعٌ : وَهُوَ أَنَّ الْمَهْدِيَّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيُّ الْمُنْتَظَرُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَا مِنْ وَلَدِ الْحَسَنِ الْحَاضِرُ فِي الْأَمْصَارِ الْغَائِبُ

عَنِ الْأَبْصَارِ الَّذِي يُورِثُ الْعَصَا وَيَخْتِمُ الْفَضَا دَخَلَ سِرْدَابَ سَامِرَّاءَ طِفْلًا صَغِيرًا مِنْ أَكْثَرِ مِنْ خَمْسِ مِئَةٍ سَنَةٍ فَلَمْ تَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَيْنٌ وَلَمْ يَحِسُّ فِيهِ بِخَبَرٍ وَلا أَثَرٍ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ يَقِفُونَ بِالْخَيْلِ عَلٰى بَابِ السِّرْدَابِ وَيَصِيحُونَ بِهِ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْهِمْ أُخْرُجْ يَا مَوْلَانَا لآحتج يَا مَوْلَانَا ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ بِالْخَيْبَةِ وَالْحِرْمَانِ فَهٰذَا دَأْبُهُمْ وَدَأْبُهُ.

وَلَقَدْ أَحْسَنَ مَنْ قَالَ:

مَا آنَ لِلسِّرْدَابِ أَنْ يَّلِدَ الَّذِي كَلَّمْتُمُوهُ بِجَهْلِكُمْ مَّا آنَا
فَعَلٰى عُقُولِكُمُ الْعَفَاءُ، فَإِنَّكُمْ ثَلَّثْتُمُ الْعَنْقَاءَ وَالْغِيْلَانَا

وَلَقَدْ أَصْبَحَ هٰؤُلَاءِ عَارًا عَلٰى بَنِي آدَمَ وَضُحْكَةً يَسْخَرُ مِنْهَا كُلُّ عَاقِلٍ.

''امامی رافضیوں کی چوتھی بات یہ ہے کہ مہدی کا نام محمد بن حسن عسکری ہے، جس کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ وہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نسل سے ہے، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی نسل سے نہیں۔ وہ آبادیوں میں موجود ہے، لیکن آنکھوں سے اوجھل ہے۔ عصا کا وارث ہے، خلا کو پُر کرے گا، وہ چھوٹا سا تھا، جب سامراء کے مورچے میں داخل ہوا تھا۔ یہ پانچ سو سال (اوراب سے کوئی بارہ سو سال) پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد نہ

کسی آنکھ نے اسے دیکھا، نہ اس کے بارے میں کوئی خبر ملی، نہ کوئی نشان ملا۔ امامی شیعہ ہر روز گھوڑے لے کر مورچے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرتے ہیں اور اسے آوازیں لگاتے ہیں کہ اے ہمارے مولیٰ تو نکل، اے ہمارے مولا تو نکل۔ پھر وہ ناکامی و نامرادی کے ساتھ واپس لوٹ جاتے ہیں۔ یہ ان کی اور ان کے امام منتظر کی روداد ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

مَا آنَ لِلسِّرْدَابِ أَنْ يَّلِدَ الَّذِي كَلَّمْتُمُوهُ بِجَهْلِكُمْ مَّا آنَا
فَعَلٰى عُقُولِكُمُ الْعَفَاءُ، فَإِنَّكُمْ ثَلَّثْتُمُ الْعَنْقَاءَ وَالْغِيلَانَا

ابھی وقت نہیں آیا، ابھی وقت نہیں آیا کہ مورچے سے وہ شخص نمودار ہو، جس سے تم اپنی جہالت کی بنا پر باتیں کرتے ہو۔ تمہاری عقلوں پر مٹی پڑ گئی ہے اور تم عنقاء اور غیلان (عربوں کے ہاں دو وہمی و خیالی چیزوں) کو تین کر رہے ہو۔ یہ لوگ بنی آدم کے لیے باعث عار ہیں، کوئی صاحب عقل و بینش ان کی بیوقوفی پر ہنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔''

(المنار المنیف: 153)

عنقاء وہ پرندہ ہے، جس کا نام لیا جاتا ہے، لیکن وجود نہیں ملتا۔ اسی طرح غیلان چڑیل کو کہتے ہیں، جس کا نام تو ہے، لیکن وجود کوئی نہیں، اسی طرح شیعوں کے مہدی اور امام غائب کا نام ہی ہے، وجود کوئی نہیں۔

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَّبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا .

''اگر زمانے کا ایک دن بھی باقی رہ گیا (اور مہدی نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو ضرور بھیجے گا، جو ظلم سے بھری زمین کو عدل سے بھر دے گا۔''

(مسند الإمام أحمد :90/1، سنن أبي داوٗد : 4283، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَيَضْرِبَهُمْ حَتّٰى يَرْجِعُوا إِلَى الْحَقِّ ....

''قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک امت محمدیہ پر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص حاکم نہ بن جائے، جو ان سے لڑتا رہے گا، تا آنکہ وہ حق کی طرف لوٹ آئیں۔''

(المطالب العالية لابن حجر : 4486، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ .

''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔''

(صحيح البخاري : 3449، صحيح مسلم : 155)

الأسماء والصفات للبيهقي (895) میں الفاظ ہیں کہ

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ .

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو امام بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا ہے، لیکن بخاری و مسلم میں مِنَ السَّمَاءِ کے الفاظ موجود نہیں، بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ زائد آ گئے ہیں اور اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ ایک ہی روایت کے متن میں ایک جگہ اختصار اور دوسری جگہ تفصیل بیان کر دی جاتی ہے، یہ طریق محدثین میں شائع ہے، اس کی سند بخاری و مسلم والی ہی ہے۔

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ .

''مہدی میرے خاندان سے، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوں گے۔''

(سنن أبي داوٗد : 4284، سنن ابن ماجه : 4086، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَمْتَلِئَ الْأَرْضُ ظُلْماً وَّعُدْوَاناً، قَالَ : ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ عِتْرَتِي، أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَمْلَؤُهَا قِسْطاً وَّعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَّعُدْوَاناً .

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک زمین ظلم و زیادتی کے ساتھ بھر نہ جائے۔ پھر میری نسل یا میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی

نکلے گا، جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف کے ساتھ بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم وزیادتی کے ساتھ بھری ہوئی تھی۔''

(مسند الإمام أحمد : 36/3، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۸۲۳) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرک : ۴/ ۵۵۷) نے امام بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

ایک روایت ہے:

يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ . ''مہدی سات سال حکومت کریں گے۔''

(مسند الإمام أحمد : 17/3، صحيح ابن حبان : 6826، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا، لَا يَعُدُّهٗ عَدَدًا .

''تمہارے خلفا میں سے ایک خلیفہ (مہدی) ہوگا، جو اتنا مال خرچ کرے گا کہ اسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔''

(صحيح مسلم : 2914)

❁ ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسَ الْمَهْدِيُّ فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ

إِلٰى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهٖ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ .

''مہدی اسی وقت نکلے گے، جب ایک پاکیزہ جان کو قتل کر دیا جائے گا، تو جب اسے قتل کر دیا جائے گا تو زمین وآسمان والے سیخ پا ہو جائیں گے۔ لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور ان کی طرف ایسے لپکیں گے جیسے پہلی رات دلہا دلہن کی طرف لپکتا ہے۔ مہدی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، زمین سے انگوریاں پھوٹیں گی اور آسمان سے بارشیں برسیں گی۔ آپ کی حکومت میں لوگ اس قدر فراوانی ونعمت حاصل کر لیں گے کہ پہلے کبھی حاصل نہ کی ہو گی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 198/15، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ خَرَجَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا وَلَوْ حَبْوًا، فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ .

''جب آپ خراسان کی جانب سے سیاہ رنگ کے جھنڈے نکلتے دیکھیں، تو ان میں شامل ہو جائیں، اگرچہ گھٹنوں کے بل ہی آنا پڑے، کیونکہ اس میں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 502/4، وسندهٗ حسنٌ)

امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْمَهْدِيُّ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ .

''مہدی اس امت میں سے ہوں گے اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو امامت کروائیں گے۔''

((مصنّف ابن أبي شيبة : 197/15 ، وسندهٗ صحيحٌ)

ان تمام احادیث کے خلاف رافضیوں کا کہنا ہے کہ مہدی کا نام محمد بن حسن عسکری ہے۔ وہ اس کے نام کی پکار بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ، الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ، أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي وَغَيْرِهٖ .

یہ لوگ اس کا نام پکارنا جائز نہیں سمجھتے بلکہ الْمَهْدِيُّ، الْقَائِمُ، الْمُنْتَظَرُ، صَاحِبُ الزَّمَانِ، صَاحِبُ الْأَمْرِوَ الْحَاجَةِ وَالْخَاتَمِ اور صَاحِبُ الدَّارِ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اسے نقمہ بھی کہا جاتا ہے۔''

(روضة الكافي للكُلَيني، ص 195)

ان کے نزدیک مہدی کا نام لینا جائز نہیں۔ ان کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے:

لَا يَحِلُّ ذِكْرُهٗ بِاسْمِهٖ .

''مہدی کا نام لے کر اس کا ذکر کرنا جائز نہیں۔''

(أصول الكافي :333/1، الإرشاد، ص 394، إكمال الدّين لابن بابوَيه، ص 608)

جو شیعہ مہدی کا نام لے وہ کافر ہو جاتا ہے، کہتے ہیں:

صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ، لَا يُسَمِّيْهِ بِاسْمِهٖ إِلَّا كَافِرٌ .

''صاحب ہذاالامر کا نام کافر ہی لیتا ہے۔''

(أصول الكافي :333/1)

اگر کہیں مہدی کا نام لکھنا پڑے، تو شیعہ اس کا نام حروف مقطعات کے ساتھ لکھتے ہیں، مثلاً م ح م د۔ (محمد)(أصول الكافي :329/1)

شیعہ اپنے مہدی کے بارے میں کہتے ہیں کہ ۲۵۵ھ میں اس کی ولادت ہوئی اور ۲۶۰ھ میں وہ غائب ہوگیا۔ کہتے ہیں:

يَشْهَدُ الْمَوْسَمَ، فَيَرَاهُمْ، وَلَا يَرَوْنَهٗ .

''مہدی حج کے لیے آتا ہے اور لوگوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے، لیکن وہ اسے نہیں۔''

(أصول الكافي :337/1-338۔ الغيبة للنعماني، ص 116)

فیض کاشانی شیعہ (م:۱۰۹۱ھ) نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لکھا ہے:

لَوْ قَامَ قَائِمُنَا رَدَّ الْحُمَيْرَاءَ عَائِشَةَ حَتّٰى يَجْلِدَهَا الْحَدَّ .

''اگر ہمارا مہدیٔ منتظر آ گیا، تو وہ حمیراء عائشہ کو قبر سے واپس نکال کر اس پر حد قائم کرے گا۔''

(التفسير الصافي : 359/3، نور اليقين للمجلسي : ص 347)

نعوذ باللہ! کتنے خبیث اور بدباطن ہیں یہ لوگ، جو نبیٔ طاہر ومطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات پر بھی کیچڑ اچھالنے سے باز نہیں آتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی خود اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مقدس میں بیان کردی، لیکن یہ لوگ ان پر حد قائم کرنے کا سوچتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ﴾ (النحل : ١٠٥)

''جھوٹ وہی گھڑتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور یہی جھوٹے ہیں۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَيْسَ فِيهِمْ أَحَدٌ يَعْرِفُهُ لَا بِعَيْنِهِ، وَلَا صِفَتِهِ لٰكِنْ يَقُولُونَ: إِنَّ هٰذَا الشَّخْصَ الَّذِي لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ، وَلَمْ يُسْمَعْ لَهُ خَبَرٌ هُوَ إِمَامُ زَمَانِهِمْ، وَمَعْلُومٌ أَنَّ هٰذَا لَيْسَ هُوَ مَعْرِفَةً بِالْإِمَامِ.

''ان میں سے کوئی بھی اسے پہچانتا نہیں، نہ اسے کسی نے دیکھا ہے، نہ اس کی کوئی صفت کسی کو معلوم ہے، بلکہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا شخص ہے، جسے کسی نے دیکھا نہیں، نہ اس کی کوئی خبر سنی ہے۔ وہ ان کا امامِ زمان ہے حالانکہ معلوم ہے کہ یہ امام کی پہچان نہیں ہے۔''

(منهاج السّنة النّبويّة :114/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (٦٧٣-٧٤٨ھ) لکھتے ہیں:

''مجموعی طور پر رافضیوں کی جہالت کی کوئی انتہا نہیں، اے اللہ! ہمیں سیدنا محمد اور آپ کی آل کی محبت میں موت عطا فرما، روافض کا جو عقیدہ امام منتظر کے بارے میں ہے، یہ نظریہ مسلمان سیدنا علی، بل کہ نبی کریم کی ذات کے متعلق رکھیں، تب بھی جائز نہیں ہے، نہ یہ عقیدہ رکھنا جائز ہے،

نبی کریم نے فرمایا: میرا مقام اس طرح مت بڑھانا، جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ کے مقام میں غلو کیا تھا، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، چنانچہ آپ یہی کہنا: اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول۔ آپ پر درود و سلام ہوں۔ رافضی امام منتظر اور ان کے آبا و اجداد کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے پاس، اول و آخر، ما کان (جو پہلے ہو چکا ہے) اور ما یکون (جو بعد میں ہونے والا ہے) کا علم ہے، اس میں وہ کبھی غلطی نہیں کرتے، وہ غلطی اور سہو سے معصوم ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کا سوال کرتے ہیں، نیز ہم جھوٹی دلیلوں اور سچائی کی تردید سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرتے ہیں، جیسا کہ شیعہ کا وطیرہ ہے۔''

(تاریخ الإسلام : 398/6)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''یہ رافضی انتہائی کذب بیانی سے کام لیتے ہیں، وہ لوگ ایسی احادیث و مقالات اور ایسے مذاہب و حکایات نقل کرتے ہیں اگر ان سے مطالبہ کیا جائے کہ کس نے اس کو ذکر یا نقل کیا ہے، تو ان کے پاس بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں، جس کی طرف رجوع کریں، نہ ہی وہ کسی نقل کرنے میں معروف و صدوق عالم کا نام لے سکیں گے، بلکہ زیادہ سے زیادہ جس پر وہ اعتماد کرتے ہیں وہ یہ کہہ دیں گے کہ اس پر جماعت ''حقہ'' کا اجماع ہے، حالانکہ وہ جماعت حقہ کے مخالف ہیں، ان کے نزدیک جو جماعت حقہ ہے، اس کے علاوہ وہ تمام اُمت کو کافر کہتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں ان کی جماعت اس لئے حق پر ہے کیونکہ ان میں امام معصوم ہے، رافضی امامیہ اثناعشرہ کے نزدیک امام معصوم وہ ہے جو ان کے خیال میں اپنے باپ کی وفات کے بعد ۲۶۰ھ میں رات کی تاریکی میں سرنگ میں داخل ہو گیا تھا، وہ آج تک غائب ہے، اس کے حالات کسی کو معلوم نہیں، کسی آنکھ نے اسے دیکھا نہ اس کے پاؤں کے نشانات۔

اہل بیت کے انساب کے ماہرین علما فرماتے ہیں کہ حسن بن علی عسکری کی نسل میں سے پیچھے کوئی نہ ہے (ان کی نسل آگے نہیں چلی) اس بات میں ذرہ بھر بھی شک وشبہ نہیں کہ تمام اہل عقل وخرد اس طرح کے قول اور امامت ومعصومیت کے دعویٰ کو انتہائی احمقانہ اور بے وقوفانہ قرار دیتے ہیں، یہ ایک ایسا دعویٰ اور قول ہے جسے بے وقوف ترین، جاہل مطلق اور پرلے درجہ کے گمراہ شخص کے علاوہ کوئی انسان اپنی ذات کے لیے بھی پسند نہیں کرتا۔ ہمارا مقصد یہاں صرف جہلا اور گمراہ لوگوں کے مقولات و منقولات کی جنس بیان کرنا ہے، یہ رافضی، جاہل اور گمراہ کہتے ہیں کہ امام منتظر مختلف اقوال کی روشنی میں اپنے باپ حسن بن علی عسکری کی وفات کے وقت دو یا تین یا پانچ سال کی عمر میں تھا، قرآن مجید، اُحادیث متواتر اور اجماع امت کے دلائل کی روشنی میں طے شدہ بات ہے کہ اس قدر چھوٹے بچے کی ذاتی پرورش اور مال کی حفاظت کیلئے کسی دوسرے شخص کی ولایت ونگرانی کی ضرورت ہوتی ہے، وہ بچہ بذات خود کسی دوسرے کے تحت حضانت وکفالت کا مستحق ہے، اس کی ذات اور مال کی کڑی نگرانی

اور نگاہ رکھنے والا ہونا ضروری ہے، سات سال تک تو بچے کو نماز کا حکم بھی نہیں دیا جاتا، جب وہ دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے، تو اس کو اس عمل کے کرنے کیلئے تادیباً سزا دی جائے، اس قدر چھوٹا بچہ کیسے امام معصوم بن سکتا ہے؟، نیز تمام دینی معلومات حاصل کر سکتا ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص جنت میں نہیں جا سکتا ہے؟

پھر اس امام منتظر کا وجود، اس کی امامت اور معصومیت کو تسلیم کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر واجب ہے کہ وہ ایسے شخص کی اطاعت کریں جو ان کے اندر موجود ہو، وہ ان کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کا حکم دے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے منع کردہ اُمور سے منع کرے، جب لوگوں نے اس کو دیکھا ہی نہیں، اس کی کلام سنی ہی نہیں اور لوگوں کے پاس اس کے حکم کردہ احکامات اور منع کردہ امور معلوم کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے تو ایسی صورت میں لوگوں کو اس کی اطاعت کا مکلّف ٹھہرانا جائز نہیں ہے، جب اس نے ان کو کسی چیز کا حکم نہیں دیا، جو انہوں نے سنا ہو اور معلوم کیا ہوا، جو شخص حکم نہیں دیتا، اس کی اطاعت عقلی و ذاتی طور پر ممتنع ہے، اگر تسلیم کر لیا جائے کہ اس نے حکم دیا ہے، لیکن لوگوں تک اس کا حکم پہنچا نہیں، نہ ہی لوگ اس کے حکم کا علم حاصل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں تو وہ لوگ عاجز ہیں، اس کے حکم کی اطاعت کیلئے اس حکم کے علم پر قدرت رکھنا شرط ہے، کیونکہ وہ ''تکلیف مالا یطاق'' کے منع ہونے کے موٗقف میں سخت ہیں کیونکہ وہ تقدیر اور

صفات باری تعالیٰ میں معتزلہ کے ہم مذہب ہیں۔

اگر یوں کہا جائے کہ وہ امام منتظر ان لوگوں کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ انہوں نے امام منتظر کو ظاہر ہونے سے ڈرا رکھا ہے تو ان کو یہ جواب دیا جائے گا: تم اپنا یہ مؤقف ثابت کرو کہ امام منتظر کے دشمنوں نے تو اس کو نمودار ہونے سے ڈرایا ہے مگر اس کے مریدوں اور محبت کرنے والے لوگوں کا کیا گناہ ہے، ان کو اس پر ایمان لانے کا کیا فائدہ! وہ ان کو کوئی چیز بھی نہیں سکھاتا اور کسی چیز کا حکم بھی نہیں دیتا، جبکہ اس پر اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دینا واجب ہے تو اس کیلئے تقریباً چار صد پچاس سال کا لمبا عرصہ غائب رہنا کیسے جائز ہے، کونسی چیز نے اسے اس قدر غائب رہنے کا جواز فراہم کر رکھا ہے، جبکہ اس کے آباؤ اجداد سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہم، علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد اور حسن بن علی عسکری رحمۃ اللہ علیہم اپنی وفات سے پہلے عوام الناس میں موجود رہے۔

درج بالا سطور میں ذکر کردہ ائمہ کرام لوگوں میں موجود رہے، لوگوں کے اجتماعات میں شرکت کی، لوگوں نے سیّدنا علی، سیّدنا حسن، سیّدنا حسین رضی اللہ عنہم، علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہم سے اکتساب علم کیا جو کہ علما کے نزدیک مشہور رہے، باقی لوگوں کی معروف سیرتیں اور واضح حالات ہیں تو امام منتظر کی آخر کیا مجبوری ہے کہ اس نے چار سو سال سے زائد کا طویل عرصہ اپنے لئے جائز قرار دیا حالانکہ وہ اُمت کے امام ہیں، بلکہ شیعہ

حضرات کے خیال میں وہ ان کا رہنما، داعی الی اللہ اور معصوم امام ہے، جس پر ایمان لانا واجب ہے اور جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ مومن نہیں ہے، اگر وہ کہیں کہ بوجہ خوف امام منتظر ظاہر نہیں ہوتا، تو ان کو جواب دیا جائے گا: علمائے اُمت کے درمیان بلا اختلاف یہ مؤقف واضح ہے کہ امام منتظر کے آباؤ اجداد پر دشمنوں کا خوف شدید ترین تھا، بعض کو جیل بھیجا گیا اور بعض کو شہید کر دیا گیا، حالانکہ خوف تو اس وقت ہوتا جب کسی سے لڑائی ہو لیکن اگر وہ اپنے سلف صالحین کے نقش قدم پر چلے، لوگوں کے ساتھ مجلس کرے اور لوگوں کو علم سے نوازے تو اس وقت کسی قسم کا خوف لاحق نہیں ہوگا۔

ان کی گمراہیوں کا سلسلہ طویل ہے، یہاں صرف یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ وہ لوگ ان گمراہیوں کو حقیقت تصور کرتے ہوئے کہتے ہیں: جب جماعت حقہ میں دو اقوال پر اختلاف ہو جائے، ایک قول کا قائل معلوم ہو اور دوسرے قول کا قائل معلوم نہ ہو تو وہ قول حق پر ہوگا جس کا قائل معلوم نہیں، میں نے ان کے شیوخ کی کتب میں ایسے ہی پایا ہے، اس کی علت یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ قول جس کا قائل معلوم نہیں، اس کے قائلین میں امام معصوم ہے، یہ موقف انتہائی جہالت اور گمراہی پر مبنی ہے۔

اس باب میں جتنی وہ حکایات و روایات نقل کرتے ہیں وہ تمام اسی طرح (من گھڑت) ہیں، وہ احادیث، حکایات اور سیرتیں نقل کرتے ہیں، جب آپ ان سے ان کی اسناد کا مطالبہ کریں گے تو کسی معروف بالصدق

کی نشاندہی نہیں کریں گے، بلکہ ان میں سے کسی ایک کے متعلق خیال کرنا پڑے گا کہ اس نے اپنے جیسے کسی سے سنا ہے یا کسی ایسی کتاب میں پڑھا ہے جس میں اس کی صحیح سند نہیں ہے، اگر انہوں نے کسی سے سنا بھی ہے، تو وہ مشہور جھوٹوں اور بہتان طرازوں میں سے ہوگا، ان سے کبھی بھی تصور نہ کیا جائے کہ وہ اہل سنت کے کسی معروف آدمی سے نقل کریں گے، بلکہ وہ مجہول اور مشہور جھوٹے آدمی سے نقل کرنے کے عادی ہیں۔''

(مجموع الفتاوٰی: 27/451-455)

تنبیہ:

بعض روایات سے یہ وہم ہوتا ہے کہ شاید سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی رحمہ اللہ ایک ہی شخصیت کا نام ہے اور اسی وہم کو بنیاد بنا کر بعض لوگ نبوت کے ایک جھوٹے دعویدار کو سچا قرار دینے کی کوشش میں غلطاں رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر ایسا ثابت ہو جاتا، تب بھی کسی جھوٹے کا دعوی ثابت نہیں ہو سکتا تھا، چہ جائیکہ ایسی صورت میں اس کا دعوی ثابت کرنے کی کوشش کی جائے کہ خود یہ تصور ہی پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکتا ہو، اس موضوع کی تمام روایات ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں، ملاحظہ کیجئے؛

① عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلٰى مِلَّتِهِ مَاتَ، إِمَامًا مَّهْدِيًّا، وَّحَكَمًا عَدْلًا، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ.

”سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام محمد ﷺ کی تصدیق کے لیے نازل ہوں گے اور جناب محمد ﷺ کی ملت پر نازل ہوں گے، امام، مہدی اور عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے، نیز دجال کو قتل کریں گے۔“

(المعجم الأوسط للطّبراني : 4580)

اس کی سند ”ضعیف“ ہے، یونس بن عبید عبدی اور حسن بصری دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ .

”مہدی سوائے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے کوئی نہیں۔“

(سنن ابن ماجه : 4039، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 8363)

سند ضعیف ہے؛

① محمد بن خالد جندی مجہول ہے۔

(تقريب التهذيب لابن حجر : 5849)

الطیوریات لابی الطاہر السّلفی (291)، تہذیب الکمال للمزی (149/25) میں ہے کہ امام یحییٰ بن معین نے اسے ”ثقہ“ کہا ہے، یہ قول ثابت نہیں، اس کے راوی احمد بن محمد بن مومل ابوبکر صوری کی توثیق نہیں مل سکی۔

② حسن بصری رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

اسی طرح ائمہ حدیث وسنت نے اس روایت کو قبول نہیں کیا، علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ اسے ذکر کرنے کے بعد امام نسائی رحمہ اللہ کا قول لائے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ . ''یہ حدیث منکر ہے۔''

(العِلَل المتناهية : 862/2)

حافظ بیہقی (بیان الخطأ : 299) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال : 535/3) نے اسے ''منکر'' قرار دیا ہے، علامہ صنعانی رحمہ اللہ نے ''موضوع'' (من گھڑت) کہا ہے۔

(الفوائد المجموعة للشّوكاني، ص 510)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(منهاج السّنّة النّبوية : 167/2، 168)

ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

ضَعِيفٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِينَ .

''یہ حدیث باتفاق محدثین ضعیف ہے۔''

(مرقاة المفاتيح : 3448/8)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (671ھ) لکھتے ہیں:

قِيلَ : الْمَهْدِيُّ هُوَ عِيسٰى فَقَطْ وَهُوَ غَيْرُ صَحِيحٍ لِأَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَلٰى أَنَّ الْمَهْدِيَّ مِنْ عِتْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَا يَجُوزُ حَمْلُهٗ عَلٰى عِيسٰى، وَالْحَدِيثُ الَّذِي وَرَدَ فِي أَنَّهٗ (لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسٰى) غَيْرُ صَحِيحٍ .

''یہ جو کہا جاتا ہے کہ مہدی صرف سیدنا عیسی علیہ السلام ہیں، تو یہ بات درست نہیں، کیونکہ صحیح احادیث تواتر کے ساتھ دلالت کرتی ہیں کہ مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت سے ہوں گے، ان کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر محمول کرنا جائز نہیں اور جس حدیث میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ تو وہ ثابت نہیں ہے۔'' (تفسير القرطبي : 122/8)

روافض اہل بیت کے دشمن ہیں، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج کرتے ہیں، وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین بیٹیوں کا انکار کرتے ہیں، اسی طرح محمد بن عبداللہ، مہدی، جو کہ اہل بیت میں سے ہوں گے، کا انکار کرتے ہیں، ان کی جگہ اپنا مہدی محمد بن حسن عسکری متعارف کراتے ہیں۔